بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیا گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا بن رسول اللہ آیا امیر المؤمنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو! خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المؤمنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء علیہم السلام۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيىَ الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوارَثُ فَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ إِلَّا تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

٧- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتَ عَالِمٌ إِلَّا وَقَدْ وَرَّثَ عِلْمَهُ إِنَّ الْأَرْضَ لَاتَبْقىٰ بِغَيْرِعَالِمٍ.

٨- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جو علم آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

بتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام آنحضور صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(بَابُ) ٣٢

اَنَّ الْاَئِمَّةَ وَرِثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِبْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ

كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ أَمِينَ اللهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ صلى الله عليه وآله كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ ، فَنَحْنُ أُمَنَاءُ اللهِ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَايَا وَ أَنْسَابُ الْعَرَبِ وَمَوْلِدُ الْإِسْلَامِ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ، أَخَذَ اللهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ، يَرِدُونَ مَوْرِدَنَا وَيَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا ، لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ غَيْرُنَا وَغَيْرُهُمْ ، نَحْنُ النُّجَبَاءُ النُّجَاةُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً (قَدْ وَصَّانَا بِمَا وَصَّى بِهِ نُوحاً) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ عَلَّمَنَا وَ بَلَّغَنَا عِلْمَ مَا عَلِمْنَا وَ اسْتَوْدَعَنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ اللهَ (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» مَنْ يُجِيبُكَ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ عبداللہ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس کی مخلوق پر جب ان کی رُوح قبض کی گئی تو ہم اہلبیت ان کے وارث ہوئے پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آبا و اجداد کے نام لکھے ہوتے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک میثاق رکھا ہے وہ وارد ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولاد انبیاء ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم و اولیٰ ہیں، کتاب خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "واضح کیا تم پر (اے آل محمدؐ) اس امر کو جو وحی کی ہم نے نوحؑ پر (یعنی جو نوحؑ کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی) اور اے محمدؐ! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہی ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ تم دین کو (اے آل محمدؐ) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاق ہے مشرکین پر (جو ولایت علیؑ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف (یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علیؑ کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضٰى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسٰى وَ عِيسٰى وَ مُحَمَّدٌ عليهم السلام وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللّٰهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلٰى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ھبتہ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ھبتہ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنہوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (مامنعنا میں ما زائد ہے) درآنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کہتا ہے میں نے کہا، علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكِنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ إِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَى عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاء کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَى مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى»(١) قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ. 16/19

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ»(٢) مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَاللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى دَاوُدَ وَ كُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ. 105

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے آیہ ولقد کتبنا فی الزبور الخ کے متعلق پوچھا زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہلِ علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ
ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ
أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟
قَالَ : مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله أَعْلَمُ مِنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى
بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقْدِرُ عَلَى
هٰذِهِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ :
«مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً
أَوْلَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهٰذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ
أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَ قَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [وَ] الْمَرَدَةُ لَهُ
طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ
قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْقُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هٰذَا الْقُرْآنَ الَّذِي ٣/٣١
فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَ تُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَ تُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ
فِي كِتَابِ اللَّهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللَّهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ
اللَّهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ
قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا ٥/٣٢
هٰذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذن خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہوگیا۔ اس کو نہ پاکر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ (غائب ہونے کے متعلق) بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جن کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

تینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں اور ان سب کی زبانوں کو جانتے ہیں

(بَابُ) ۳۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا عَلَى اخْتِلَافِ أَلْسِنَتِهَا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بُرَيْهٍ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَلَقِيَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْحِكَايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : لِبُرَيْهٍ يَا بُرَيْهُ! كَيْفَ عِلْمُكَ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ: أَنَا بِهِ عَالِمٌ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ ثِقَتُكَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ: مَا أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قَالَ: فَابْتَدَأَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ، فَقَالَ بُرَيْهٌ: إِيَّاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً أَوْ مِثْلَكَ، قَالَ: فَآمَنَ بُرَيْهٌ وَحَسُنَ إِيمَانُهُ وَآمَنَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ مَعَهُ، فَدَخَلَ هِشَامٌ وَبُرَيْهٌ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْكَلَامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَبَيْنَ بُرَيْهٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، فَقَالَ بُرَيْهٌ: أَنَّى لَكُمُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ وَكُتُبُ الْأَنْبِيَاءِ؟

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةً مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثۃً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسُّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا قَسّاً وَلَا جَاثَلِيقاً أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتَ : لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ .

۲۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی روئے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوتے۔ میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ روئے تو آپ کے رونے سے ہم بھی روئے۔ فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبیؑ تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سُنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تو دیکھے گا میرا معذب کیا جانا حالانکہ میں گرم وقتوں میں تیری محبت میں پیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآنحالیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تو مجھے معذب دیکھے گا درآنحالیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآنحالیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب نہ کروں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہا ہے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تو مجھے عذاب دیگا درآنحالیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

توضیح: جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدۂ الٰہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہذا اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدۂ الٰہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث خلل پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہذا میں دوبارہ پھر سوال کر بیٹھا۔

چونتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کُل قرآن کا علم تھا

(بابُ) ۳۴

أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا